اسلامیات 2020

سوال نمبر 2:-
نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں تحمل و برداشت اور عفو ودرگزر کو جو مقام حاصل ہے اس کا احاطہ کیجیے؟

(ا) تعارف:-

عفو درگزر اور تحمل اور برداشت بلاشبہ ایک بہترین اور خوشحال زندگی کے بنیادی پہلو ہیں۔ زندگی ایک امتحان ہے جس کو گزارنے کیلئے یہ سبق انتہائی ضروری ہے۔ دوسری جانب حضور ﷺ وہ ہستی ہیں جو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔ حضرت محمد ﷺ نے ہمیشہ صبر و تحمل اور عفو ودرگزر کا دامن تھاما اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کی۔ آپ ﷺ کی زندگی ان خصوصیات سے بھری پڑی ہے۔ معاف کر دینا اللہ کی بہت بڑی صفت ہے اور وہ پسند کرتا ہے کہ اسکے بندے ایک دوسرے سے نرمی کا سلوک کریں اور عفو ودرگزر سے کام لیں۔ بے شک ہمارے نبی ﷺ نے ساری زندگی خواہ وہ مدینہ میں گزاری یا مکہ میں ہمیشہ نرمی سے کام لیا اور لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیا۔

(ب) حضور ﷺ کے صبر و تحمل اور عفو ودرگزر کے بارے میں قرآن مجید کا انداز:-

حضرت محمد ﷺ پر جہاں اللہ پاک نے کے لئے

باعثِ رحمت تھے۔ آپ ﷺ ہر حال میں انسانوں سے نرمی کا برتاؤ کرتے تھے۔ آپ ﷺ کی انہی خوبیوں کو قرآنِ مجید نے کچھ اس طرح بیان کیا ہے۔

"اور ہم نے آپ (حضرت محمد ﷺ) کو تمام جہانوں کے لیئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

(الانبیاء: ۱۰۷)

"اے پیغمبر ﷺ عفو اختیار کریں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور جاہلوں سے کنارہ کرلیں"

(الاعراف: 198)

"اُن کو چاہیے کہ معاف کردیں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں۔ اور درگزر کریں۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ کو بخشنے والا مہربان ہے۔

(النور: 22)

(ج) صبر و تحمل اور عفو و درگزر کے حوالے سے حضرت محمد ﷺ کی حیاتِ طیبہ سے مثالیں:-

⇐ قریش کا آپ ﷺ کو قتل کا منصوبہ اور آپ ﷺ کا انداز:-

جب انسانوں کو بدلہ لینے پر قدرت حاصل ہو تو اس وقت معاف کرنا ایک عظیم عمل ہے۔ اسی طرح ایک پہلو حضور ﷺ کی زندگی کے کئی پہلوؤں سے بھی

ہے کہ جب آپ ﷺ کو بدلے کی قدرت حاصل تھی اُن لوگوں کے خلاف (قریش کے لوگ) جنہوں نے آپ ﷺ کے قتل کا منصوبہ بنایا تھا اور اس وجہ سے آپ ﷺ کو ہجرت کرنا پڑی۔ لیکن آپ نے قدرت پا کر بھی کسی شخص سے بدلہ نہ لیا جو کہ سازش میں ملوث تھا۔

⇐ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا آپ ﷺ کے نرم برتاؤ کے حوالے سے بیان:-

آپ ﷺ کے ایک خادم تھے جن کا نام حضرت انس رضی اللہ عنہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے 9 برس حضرت محمد ﷺ کی خدمت کی اور بتلایا کہ آپ ﷺ ہمیشہ نرمی کا مظاہرہ کرتے اور تحمل سے کام لیتے۔ اس لیے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کبھی بھی حضور ﷺ نے مجھ سے سختی سے نہیں پوچھا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا؟ اور کیوں نہیں کیا؟

⇐ مکہ سے مدینہ ہجرت اور یہود اور منافقین سے برداشت کا رویہ / سلوک:-

جب آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کے ساتھ مکہ سے مدینہ ہجرت کی تو یہود اور منافقین نے آپ ﷺ کے لوگوں پر زندگی تنگ کر دی۔ آپ ﷺ نے بدلے میں کسی کے ساتھ سختی نہیں کی۔ اور میثاقِ مدینہ کا واقعہ رونما ہونے کے بعد اور فتح خیبر کے بعد بھی کسی سے بدلہ نہ لیا اور سب کو آزادی سے رہنے کا حق دیا۔

حضرت محمد ﷺ بحیثیت رحمت عورتوں اور بچوں کیلئے:-

حضور ﷺ تمام مخلوقات اور حیوانوں کیلئے باعثِ رحمت تھے۔ زمانہ

Scanned with CamScanner

جاہلیت میں عورتوں کو ذلیل کیا تھا۔ لیکن دین اسلام کے سائے تلے آپ ﷺ نے عورتوں کو زندگی میں آزادی کا حق دیا اور زندگی میں عورتوں کے حقوق اور ان کی ادائیگی پر زور دیا اور بچوں سے شفقت کا بھی درس دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

(”جو بچوں پر شفقت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں“)

فتح مکہ پر اعلان معافی:۔

تاریخ گواہ ہے کہ کس طرح مکہ والوں نے دین اسلام کی مخالفت کی اور حضور ﷺ کو اذیت دی اور آپ ﷺ کے دلعزیز صحابہ کرام کو بھی اذیتیں دیں۔ لیکن جب مسلمانوں نے مکہ فتح کیا تو مکہ والے ڈر اور خوف کا شکار ہو گئے کہ شاید ہم پر ہمارے کیے گئے اعمال کا بدلہ لیا جائے گا لیکن آپ ﷺ نے ایک ہی اشارے نے دشمنوں کے خوف کو غائب کر دیا۔ آپ ﷺ نے مکہ میں داخل ہوتے ہوئے فرمایا تھا:

”تم پر کوئی گرفت نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو“

”ہند“ ابو سفیان کی بیوی تھی جس نے آپ ﷺ کے محبوب چچا حضرت حمزہ کا سینہ چاک کر کے بے حرمتی کی تھی۔ لیکن جب وہ ہی ہند فتح مکہ کے بعد پردے کی آڑ میں امان طلب کرنے آئی تو آپ ﷺ نے پہچان لیا۔ پھر بھی معاف فرمایا تو اس عورت نے متاثر ہو کر کہا:

”یا رسول اللہ! میری نگاہ میں آپ کے خیمے سے مبغوض

کوئی خیمہ نہیں تھا۔ لیکن آج آپؐ کے خیمے سے زیادہ محبوب خیمہ کوئی نہیں ہے"

⇐ وحشی کیلئے اعلانِ معافی :-

وحشی بھی حضرت حمزہؓ کے قتل میں شامل تھا جب وہ بھی فتح مکہ کے بعد آپؐ کے یہاں پیش ہوا تو آپؐ نے معاف فرمایا اور کہا:

"ہو سکے تو میرے سامنے نہ آیا کرو"

⇐ خلاصۂ بحث :-

یہ بحث اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ بلاشبہ حضرت محمدؐ کی ذات ہر لحاظ سے دنیا والوں کے لئے ایک بہترین نمونہ اور باعث رحمت تھی۔ آپؐ کی زندگی انسانوں کی رہنمائی کرتی ہے کہ کس طرح کوئی کتنا ہی برا کیوں نہ ہو بدلے سے زیادہ معاف کرنے پر غور کیا جائے۔ دوسروں کے ساتھ نرمی کا سلوک رکھا جائے تاکہ زندگی کو احسن طریقے سے گزارا جا سکے۔

Scanned with CamScanner